www.KitaboSunnat.com

دارالافتاء

ترتیب: مولانا محمد اقبال نوید

از افادات: قاری نعیم الحق نعیم

سوال و جواب

س: عورتوں کی ایک مجلس میں ایک مبلغہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے "حاضر ناظر" ہونے کی یہ دلیل پیش کی کہ جب شیطان ہر جگہ موجود رہنے پر قدرت رکھتا ہے تو نبیؐ کیوں نہیں؟ جواب باصواب سے مطمئن فرمائیں!

بیگم زبیدہ مظہر الٰہی۔ کراچی

ج: اوّلاً تو یہ بنیاد ہی غلط ہے کہ شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کا کہیں ذکر نہیں۔ البتہ اگر اس سے مقصود یہ ہے کہ شیطان بندوں کو ہر جگہ گمراہ کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اور اس کے چیلے چانٹے ہر جگہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، ان میں سے جنات بھی ہیں اور انسان بھی، جیسا کہ قرآن میں ہے: مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ[1]۔

ہمیں ان کی دوستی اور بات ماننے سے منع کیا گیا ہے:

أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ[2]

یعنی کیا تم اس (شیطان) اور اس کی ذریت کو اللہ کے سوا دوست بناتے ہو جب کہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔

اسی طرح یہ (جماعت) شیاطین اپنے دوستوں کو باتیں سکھاتے ہیں۔ قرآن میں ہے: وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ[3] حدیث میں ان چیلے چانٹوں کی کارگزاری کا بھی اس طرح ذکر ہوا ہے کہ "بڑا شیطان (ابلیس) اپنا تخت پانی پر لگا کر اپنے معاون شیطانوں سے ان کی کارکردگی کی رپورٹ لیتا ہے۔ جن میں بالخصوص جب چیلے نے میاں بیوی میں جھگڑا کرانے کی خبر دی ہو تو اس پر بڑا خوش ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شیطان (ابلیس) ہر جگہ خود حاضر ناظر نہیں۔ اسی لئے اس کے معاونین کام کرتے ہیں، لیکن نسبت اس بڑے کی طرف ہوتی ہے جو ان کا رہنما ہوتا ہے۔ باقی رہا ابلیس اور اس کی ذریت کی وسیع حرکات تو وہ (ابلیس) جنوں میں سے

---

[1] سورۃ الناس: ۶ [2] سورۃ الکہف: ۵۰ [3] سورۃ الأنعام: ۱۲۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے "کَانَ مِنَ الْجِنِّ"[۵۱] اسی طرح اس کی جنوں میں سے معاون جماعت شیاطین ہیں تو اس ہوائی مخلوق کے خواص میں سے یہ ہے کہ وہ مادی قوانین کے پابند نہیں، مگر یہ فضیلت نہیں، فرشتے بھی تو مادی قوانین کے پابند نہیں۔ اسی طرح خود مادی اشیاء میں سے بہت سی چیزیں انسان سے بڑی ہیں جیسے آسمان وزمین، انسان سے سخت بھی ہیں۔ جیسے پہاڑ، ہیرا وغیرہ۔ اور بہت سی جاندار اشیاء انسان سے طاقتور بھی ہیں جیسے ہاتھی وغیرہ۔ تو یہ اشیاء کی اپنی خاصیتیں ہیں۔ اس سے اُن کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ جملہ اشیاء انسان کے لئے کارفرما (مسخر) رہتی ہیں۔ یہی انسان کی فضیلت کے لئے کافی ہے۔ یہ بات کتنی اہم ہے کہ جو چیز انسان کے مقصدِ حیات سے اُسے دُور کرنے کی کوشش کرے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ قرار پاتے۔ ابلیس اور اُس کی ذریت اسی وجہ سے ملعون ہے۔ شیطان یا جنات و ملائکہ سے ایسی حرکات کی بناء پر فضیلت کا مقابلہ مغالطہ ہے۔ یہاں اصل مسئلہ نبی اور شیطان کا نہیں۔ چیزوں کی مختلف انواع کی جزئیات کی اہمیت دکھا کر انھیں انسان پر فضیلت نہیں دی جا سکتی۔ ہر چیز کی اپنی مخصوص کیفیتیں ہیں۔ چونکہ انبیاء بہرصورت انسان ہوتے ہیں اس لئے کفار نے بھی اُن کی کھانے پینے کی عادات سے مغالطہ دیا۔ جس کا ذکر قرآنِ کریم میں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لئے انسانوں میں سے ہی انبیاء بھیج کر ہم پر احسان فرمایا۔ ورنہ ہم ان کی پیروی نہ کر سکتے۔ کیونکہ وہ ہماری خاصیتوں سے بالاتر ہونے کی بناء پر ہمارے لئے اُن کے اعمال بجا لانا ممکن نہ ہوتا۔ اسی وجہ سے احسن الخالقین کی یہ عجیب قدرت ہے کہ وہ انبیاء کو انسانوں میں سے ہی منتخب کرتا ہے، لیکن اُن کا حقیقی تعلق اپنے ساتھ یوں جوڑتا ہے کہ وہ اللہ کے نمائندے بن کر معصوم بھی ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کی اتباع غیر مشروط ہوتی ہے۔

اس مغالطہ کے دُور کرنے کے لئے ہم نے اس نکتہ کی کچھ تحلیل کر دی ہے، ورنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے سے جسمانی طور پر ہر جگہ موجود رہنے کی مراد لی جاتی ہے۔ اگر یہ تسلیم کر لی جائے تو پھر آپ کی بیت اللہ سے بیت المقدس اور بیت المقدس سے سدرۃ المنتہیٰ تک معراج کا کوئی معنی نہیں رہتا۔ اسی طرح مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت بھی نہ ہوتی۔ وغیرہ وغیرہ۔ دراصل ذو معنی الفاظ بول کر جاہل عوام کو دھوکا دیا جاتا ہے اور اس سے ہر جگہ

۵۱ سورۃ الکہف: ۵۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودگی یا عالم الغیب ہونے کے عقائد کشید کیے جاتے ہیں۔ ان پر مفصل کتابیں موجود ہیں۔ ماہنامہ "محدث" لاہور میں ایسے تفصیلی مضامین موقع کی مناسبت سے شائع بھی ہو چکے ہیں۔ زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں۔ البتہ آپؐ کے حاضر ناظر رہنے کا اگر یہ مفہوم لیا جائے کہ زندگی میں کسی عمل کو کرتے ہوئے ہر وقت اور ہر جگہ آپؐ کا نمونہ سامنے رہنا چاہیئے تو "حاضر" کے معنی درست بھی بن جاتے ہیں۔ لیکن ناظر (دیکھنے والا) پھر بھی درست نہ ہوا، سوائے اس کے کہ اس سے مراد یہ لی جائے کہ قیامت کے روز لوگوں کے اعمال آپؐ پر پیش کئے جائیں گے تاکہ آپؐ شہادت دیں۔ تاہم یہ سارے تکلفات ہیں جن سے بچنے کے لئے آپؐ کی تعریف ان الفاظ سے کی جائے جو اللہ نے قرآن میں کی ہے اور خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے وہی ہمارے لئے کافی ہے، اور اسی میں ہمارے فکر و عقیدہ کی سلامتی اور گمراہی سے نجات ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے فکر و عمل کو کتاب و سنت کے مطابق بنائے۔ آمین!

یہ جہاں فنا کا مقام ہے

عبدالرحمٰن عاجز

جو خدا کے در کا غلام ہے — وہ زمانے بھر کا امام ہے
جہاں فرق آیا نہ آج تک — وہ مرے خدا کا نظام ہے
تری ابتداء ہے نہ انتہاء — تری ذات ہی کو دوام ہے
نہ مکاں رہے نہ مکیں رہے — یہ جہاں فنا کا مقام ہے
یہاں جو بھی آیا چلا گیا — یہاں کب کسی کو قیام ہے
تجھے آج یہ بھی خبر نہیں — یہ حلال ہے یہ حرام ہے
پڑھو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ — کہ یہ عزّوجل کا کلام ہے
تری ذات اَللّٰهُ الصَّمَدُ — یہ شرف یہ تیرا مقام ہے
تو ہے لَمْ يَلِدْ تو وَلَمْ يُوْلَدْ — بھلا اس میں کس کو کلام ہے
تو ہے پاک از كُفُوًا اَحَدٌ — بس اسی پہ بات تمام ہے

کیوں نہ خوش ہو عاجز بے نوا
کہ وہ اپنے رب کا غلام ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ